چھوٹے اعمال بڑا ثواب

قیام وصیام، حج وعمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ثواب والے اعمال

افادہ محکم الحدیث
علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

جمع وترتیب
محمد یحییٰ عارفی حفظہ اللہ تعالیٰ

نظرثانی
ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالاندلس
Dar-ul-Andlus

چھوٹے اعمال بڑا ثواب

قیام وصیام، حج وعمرہ، یا جہاد کے برابر ثواب والے اعمال

تالیف

الشیخ یحیی عارفی حفظہ اللہ

نظرثانی و تقریظ

الشیخ مفتی ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

افادہ حکم الحدیث

محدث العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ

فہرست

قیام اور روزوں کے برابر ثواب والے اعمال

حج و عمرہ کے برابر ثواب والے اعمال

جہاد کے برابر ثواب والے اعمال

عرض ناشر

الحمدللہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم، اما بعد:

انسان کی فوز و فلاح کے لئے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی لازمی امر ہے۔ اگر ایمان کیساتھ اعمال صالحہ نہیں ہونگے تو ایمان بھی فائدہ نہ دے گا، کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں جہاں بھی کامیاب ایمان والوں کا ذکر کیا ہے ساتھ ہی بطور شرط اعمال صالحہ کا بھی ذکر کیا ہے، فرمایا:

فاماالذین امنو و عملو الصلحت فھم فی روضۃ یحبرون (الروم:15)

"پھر جو لوگ تو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے سو وہ عالی شان باغ میں خوش و خرم رکھے جائیں گے۔"

اللہ الرحم الراحمین اپنے بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ اسکا کوئی بندہ بھی ناکام و نامراد ہو کر اس کے عذاب کا مستحق ٹھہرے، بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ اس کے بندے نا صرف جنت میں داخل ہوں بلکہ جنت کے اعلی مقام پہ فائز ہوں، اس لئے رب رحیم نے اپنے بندوں کو یہ اعلی مقام دینے کیلئے کتنے ہی چھوٹے چھوٹے اعمال کا اجر "قیام و صیام، حج و عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ" جیسی بڑی بڑی عبادات کے اجر کے برابر قرار دیا ہے، جیسا کہ

نبی صَلَّىٰ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:

((السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ ؛ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ)) [1]

"بیوہ عورت اور مسکینوں کیلئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح (ثواب کا حقدار) ہے اور میرا (عبداللہ بن مسلمہ) کا خیال ہے کہا انہوں (مالکؒ) نے کہا: وہ (اللہ کے سامنے) اس قیام کرنے والے کی طرح ہے کہ جو نہ وقفہ کرتا ہے نہ تھکتا ہے اور اس روزے دار کی طرح ہے کہ جو روزہ نہیں چھوڑتا۔"

فضیلتہ الشیخ محترم یحیی العارفی حفظہ اللہ نے ان اعمال صالحہ کو جو دکھنے میں معمولی نوعیت کے نظر آتے ہیں، لیکن اجر وثواب کے لحاظ سے عظیم عبادات کے برابر ہیں، ان بکھرے ہوئے موتیوں کو ایک جگہ جمع کر کے ایک مختصر مگر جامع کتابچہ ترتیب دیاہ، جس میں انہوں نے ان اعمال کو بجالانے کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے جو اجر میں قیام و صیام، حج و عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہیں۔ انکی یہ کاوش یقینا لائق تحسین و قابل تعریف ہے۔

زیر نظر کتابچہ "چھوٹے اعمال بڑا ثواب" فاضل مصنف کی انتھک محنتوں، گہرے مطالعہ اور حسنِ انتخاب کا مظہر ہے۔ موصوف تجربہ کار مدرس، پختہ عالم دین، تحقیقی مسائل کا اعلی ذوق اور اس میں مہارت تامہ رکھتے ہیں، ان کا اسلوب تحریر آسان اور عام فہم ہے۔

---

[1] **[صحیح]** صحیح مسلم:رقم 2982، كِتَاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ ، بَاب الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ

اس کتابچہ کو ادارہ دارلاندلس کی طرف سے شائع کیا جارہاہے، اس کی پروف ریڈنگ حافظ سعید الرحمن، حافظ احمد معاذ اصغر اور ابو سعد مطیع الرحمن نے کی ہے، جبکہ تزئین و آرائش محمد بن جعفر نے کی اوراسکا جاذب سرورق ظہیر الدین بابر نے تیار کیاہے۔ اللہ تعالی تمام احباب کو خیر کثیر سے نوازے اور اس کتابچہ کونیک اعمال کی ترغیب کا ذریعہ بنائے۔ آمین!!

محتاجِ دعا

جاوید الحسن صدیقی

مدیر دارالاندلس

تقریظ۔ از فضیلہ الشیخ مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلما

اللہ رب العزت کے ہاں عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ عقائد و اعمال کی درستگی انسان کیلئے ذریعہ نجات ہے۔ جس شخص کا عقیدہ و ایمان صحیح نہیں اسے نیک اعمال کا عند اللہ کوئی نفع نہ ہو گا۔ کفر و شرک کے ہوتے ہوئے صحیح اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ جسکا عقیدہ صحیح اور ایمان و ایقان درست ہو گا، اسے سنت کیساتھ سرانجام دیئے ہوئے اعمال فائدہ دیں گے۔

قرآن مجید میں ترغیب و ترھیب، وعدہ و وعید اور جنت و جہنم کا تذکرہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ جسکے ذریعہ اچھے اعمال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اسکی منزل جنت بتائی گئی ہے، اور برے اعمال کی قباحت و خرابی بیان کی گئی ہے اور اسکا ٹھکانہ جہنم بتایا گیا ہے۔ حصولِ جنت کے لئے بہت سے فضائل و محامد بھی بتائے گئے ہیں۔ اور اس پر کئی گنا اجر و ثواب بتایا گیا ہے تاکہ مسلمان اس پر عمل کا ذوق رکھے اور حصولِ ثواب کیلئے تگ و دو کرے۔ کتنے ہی ایسے اعمال صالحہ ہیں جنکا ثواب قیام وصیام کے برابر، بعض کا ثواب حج و عمرہ کے برابر اور بعض کا اجر جہادِ فی سبیل اللہ کے برابر بتایا گیا ہے۔

ہمارے مسلکِ کتاب و سنت کے سرخیل مناظر و پاسبان، بہترین مدرس فضیلہ الاخ شیخ محمد یحیی العارفی حفظہ اللہ نے ان اعمالِ صالحہ کو کتاب و سنت کے بحر کناں سے غوطہ زن ہو کر جمع کر دیا ہے جنکا ثواب واجر قیام وصیام، حج و عمرہ اور جہاد کے مساعی بتایا گیا ہے اور انکے جمع کرنے میں احادیث صحیحہ و حسنہ کا

انتخاب کیا گیا ہے۔اور ان پر محدث العصر فقیہ دوراں، اسد السنہ علامہ ناصر الدین البانیؒ کے حکم کا ذکر کیا ہے۔

کتاب مختصر و جامع ہے اور سلاست و شستگی عبارت سے معمور ہے۔اللہ رب العزت اس زرِ زرینہ کو شیخ عارفی حفظہ اللہ کے لئے نجات کا سفینہ اجر و ثواب کا خزینہ بنائے اور جادہ مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کے لئے مشعل راہ بنائے اور بد عمل افراد کی رہنمائی کا وسیلہ بنائے۔آمین یارب العالمین

ابو الحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

رئیس مرکز الحسن P/882 سبزہ زار لاہور

مقدمہ

تہجد، روزے، حج اور جہاد دین اسلام میں بڑی عبادات میں شمار ہوتے ہیں جنکا اجر وثواب قرآن و حدیث میں مختلف جگہ بیان ہوا ہے۔ قرآن مجید سورہ فرقان آیت 64 اور اس سے آگے قیام الیل کو عذابِ جہنم سے دوری اور جنت میں داخلے اور کامیابی کا سبب بتایا گیا ہے۔

احادیث میں بھی قیام الیل کی فضیلت کے بارے بتایا گیا ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے: "فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے۔"[2]

اور ایک حدیث میں نبی ﷺ نے کچھ اس طرح فرمایا:

"تم رات کا قیام ضرور کیا کرو، اس لیے کہ تم سے پہلے صالح لوگوں کی یہی عادت تھی، اور یہ تمہارے رب کے قرب کا باعث بھی ہے، اور گناہوں ومعاصی کو ختم کرنے والا ہے، اور گناہوں سے منع کرنے والا ہے۔"[3]

اسی طرح حج کا اجر وثواب بھی متعدد احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((تابعوا بين الحج والعمرة فانّهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكيرُ خبث الحديد والذهب والفضّة وليس للحجّة المبرور ثوابٌ الا الجنّة))[4]

---

[2] **[صحيح]** صحيح مسلم ، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم ،رقم 1163

[3] **[حسن]** سنن ترمذی ، كتاب الدعوات ، باب من فتح له منكم ، رقم 3549، سنده حسن للالبانی

[4] **[صحيح]** سنن ترمذی، كتاب الحج ، باب ما جا فی ثواب الحج والعمرة، رقم الحديث 810، سنده صحيح للالبانی

”پے در پے حج و عمرے کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں سے اس طرح صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے، اور مقبول حج کا ثواب صرف جنت ہے۔“

ایک روایت میں آیا ہے کہ:

((قَالَتْ:جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .فَقَالَ " :أَلا أَدُلُّكَ عَلَى جِهَادٍ لا شَوْكَةَ فِيهِ ؟ "قُلْتُ:بَلَى، قَالَ:"حَجُّ الْبَيْتِ)) [5]

"ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے ایسا جہاد نہ بتاؤں جس میں کوئی تکلیف نہیں یعنی حج بیت اللہ۔"

اس لئے قیام الیل، حج، روزے اور جہاد کوئی چھوٹے اعمال نہیں۔ قیام الیل میں انسان سورہ فاتحہ، رکوع، سجود، درود، تلاوت اور دیگر کئی اذکار و تسبیحات کی عبادات بجالاتا ہے جو کہ ڈھیر وڈھیر اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح حج میں انسان بیت اللہ اور مسجد نبوی میں نماز و اذکار کیساتھ ساتھ کئی اور اعمال بجالاتا ہے۔ جیسا کہ احرام باندھنا، طواف، سعی، میدان عرفات میں وقوف، کنکریاں مارنا، سر منڈوانا، قربانی کرنا، حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ، جس سے آپ حج سے حاصل ہونے والے اجر و ثواب کا اندازہ لگا سکتے ہیں!

جہاد فی سبیل اللہ تو ایسی عبادت ہے جس کے اجر و ثواب کا کوئی شمار ہی نہیں۔ احادیث میں اس راہ میں صرف خاک آلود ہونے والے پاؤں پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دیا گیا ہے اور مجاہد کے اجر کو ایسے بیان کیا گیا ہے جیسے کوئی شخص

---

[5][صحیح]المعجم الكبير للطبراني ، بَابُ الشِّين. ، شِفَاءُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ خَلَفٍ، رقم الحديث: 20247، صحيح الجامع الصغير للالبانی، رقم الحديث 2611

مسلسل روزوں اور نماز کی ہی حالت میں ہو۔ اور اسی طرح روزوں کے بارے کہا کہ یہ جہنم سے ڈھال ہے۔ اور یہ اللہ رب العزت کیلئے ہے اور اسکا اجر وہی دیں گے۔

اس رسالے میں ایسے اعمال کو جمع کیا گیا ہے جن کے ذریعہ سے آپ قیام الیل، روزوں، حج اور جہاد جیسی عظیم عبادات کا اجر سمیٹ سکتے ہیں۔ دلائل میں صرف قرآن اور صحیح احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے اور جہاں وضاحت اور تشریح مناسب تھی وہاں فوائد کو بیان کیا گیا ہے۔ حوالہ جات میں احادیث کیساتھ انکی صحت کو شیخ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق (انکی کتب السلسلة الصحيحه ، صحيح الجامع الصغير، صحيح الترغيب والترهيب وغیرہ سے) درج کر دیا گیا ہے۔ اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت اور اُس کا کرم ہے کہ اُس نے انہیں چند آسان کاموں کے کرنے پر رات کے قیام ،روزوں، حج و عمرہ اور جہاد جیسے اعمال کے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن یہاں ہم تنبیہ کے طور پر عرض کئے دیتے ہیں کہ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم قیام، حج یا جہاد کرنا یا روزے رکھنا چھوڑ دیں اور انہیں اعمال پر اکتفا کریں۔ حج، جہاد یا روزوں کی فرضیت ان اعمال کو اپنانے سے ساقط نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہمیں قیام الیل کو بھی اپنی زندگی میں معمول بنانا چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس رسالہ کے لکھنے میں جس بھائی نے بھی جس قسم کا تعاون کیا اسے قبول و منظور فرمائے۔ اور جب تک زندہ رکھے اسلام عمل کرتے ہوئے رکھے اور جب موت دے تو قبولیت والی شہادت کی موت دے! آمین

احقر العباد

محمد یحیی عارفی

دارالعلوم محمدیہ لاہور

قیام الیل اور روزوں کے برابر ثواب والے اعمال

1 نماز عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنے پر پوری رات قیام کا ثواب

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ ، فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ ، فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)) [6]

"جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کے لیے آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے (عشاء کے ساتھ) فجر کی نماز بھی باجماعت ادا کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اُس نے ساری رات اللہ کے حضور کھڑے ہو کر قیام کیا۔"

2 نماز ظہر سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرنے پر تہجد کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((رُبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ يَعْدِلْنَ بِصَلاَةِ السَّحَرِ)) [7]

"ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھنا سحری کے وقت نماز پڑھنے کے برابر ہے۔"

---

[6] [صحيح]صحيح مسلم ، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَاب فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ ،رقم الحديث: 1055

[7] [حسن] سنن البيهقي ، رقم الحديث: 1103، صحيح الجامع الصغير للالبانى ، الرقم الحديث: 882

فائدہ: ان چار رکعات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان کے پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

((أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن أبواب السماء)) [8]

" ظہر سے پہلے ایک سلام سے چار رکعات پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔"

3 باجماعت نمازتراویح اداکرنے پر پوری رات قیام کاثواب

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا ، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ، قَالَ : فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الْفَلَاحُ ؟ قَالَ : السُّحُورُ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِقِيَّةَ الشَّهْرِ)) [9]

---

[8] **[حسن]** ابن ماجة :1157،ابوداؤ د: 1270، صحيح الجامع الصغير للالبانى رقم 885

[9] **[صحيح]** سنن ابو داؤد ، كتاب تفريع ابواب شهر رمضان، بَاب فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ ،رقم الحديث: 1375 وصححه الألباني

" ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ کوئی قیام نہ کیا حتی کہ مہینہ میں ایک ہفتہ باقی رہ گیا تو آپ ﷺ نے ہمیں قیام کرایا حتی کہ تہائی رات ہو گئی۔ جب (آخر سے) چھٹی رات آئی تو آپ ﷺ نے قیام نہ کرایا، جب پانچویں رات آئی تو ہمیں قیام کرایا حتی کہ آدھی رات گزر گئی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کاش آپ ہمیں بقیہ رات بھی اس کا قیام کروا دیتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انسان جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور اس کے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہتا ہے تو اسکے لئے پوری رات کا قیام شمار کیا جاتا ہے"۔ جب چوتھی رات آئی تو آپ ﷺ نے قیام نہ کرایا، جب تیسری رات آئی تو آپ ﷺ نے اپنے اقارب، بیویوں اور دوسرے لوگوں کو جمع فرمایا اور ہمیں قیام کرایا، یہاں تک کہ ہمیں فکر ہوئی کہ کہیں ہماری "فلاح" ہی نہ رہ جائے۔ راوی جبیر نے کہا: میں نے پوچھا کہ "فلاح" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا "سحری"۔ پھر بقیہ راتوں میں آپ ﷺ نے ہمیں کوئی قیام نہ کرایا۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز تراویح با جماعت ادا کرنے سے پوری رات کے قیام کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ تراویح باجماعت سنتِ فاروقی ہے، انہیں غور کرنا چاہیئے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی فرمانِ رسول ﷺ کو عملی جامہ پہنایا ہے، دین میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ لہذا باجماعت قیام الیل یا نمازِ تراویح کو بدعت سمجھنا یا کہنا درست نہیں۔

④ رات میں 100 آیات کی تلاوت کرنے پر پوری رات قیام کا ثواب

تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
((مَنْ قَرَأَ بِمِئَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ)) [10]
"جو شخص ایک رات میں سو آیات پڑھ لے، اس کے لئے ساری رات قیام (عبادت) کا ثواب لکھا جائے گا۔"

فائدہ: سو آیات پڑھنے میں دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگتا. مثال کے طور پر آخری پارہ کی شروع کی تین سورتیں (سورہ النبا، النازعات اور سورہ عبس) پڑھنے سے سو آیات پوری ہو جاتی ہیں۔ اور اگر اس کے بجائے سورہ ملک کی تلاوت کر لی جائے اور ساتھ آخری پارے کی شروع کی دو سورتیں پڑھ لی جائیں تو بھی سو آیات پوری ہو جاتی ہیں اور اس سے ایک اور فضیلت حاصل کی جا سکتی ہے۔ وہ ہے عذابِ قبر سے چھٹکارا۔!

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ سُورَةً مِنْ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ
" قرآن میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں، وہ اپنی تلاوت کرنے والے کی اس وقت تک سفارش کرتی رہے گی جب تک اس کی بخشش نہیں ہو جاتی۔ اور وہ سورت ہے تبارك الذی بیدہ الملك" [11]

---

[10] **[حسن]** مسند احمد 103/4، سنن الدارمی: 2171/4، السلسلة الصحيحه للالبانی : رقم الحديث 644

[11] **[صحيح]**سنن ابن ماجة: كتاب الأدب: باب ثواب القرآن، رقم الحديث: 3786، ترمذی: رقم الحديث 2891، وصححه الألباني في صحيح إبن ماجة ،رقم الحديث:3068

اور اگر آپ یہ تلاوت رات کو نہ کر سکیں تو صبح اور ظہر کی نماز کے درمیانی وقت میں کر سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ آپ اجر و ثواب کو پالیں گے۔ کیونکہ خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نے فرمایا:

((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلاةِ الْفَجْرِ وَصَلاةِ الظُّهْرِ ،كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)) [12]

"جس کسی کا حزب (قرآن کا ایک یا ساتواں حصہ جو عموماً ایک رات قیام کے دوران پڑھا جاتا ہے) یا اسکا کچھ حصہ سوئے رہ جانے کی وجہ سے رہ گیا ہو اور اس نے اسے نمازِ فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اسکے حق میں یہ لکھا جائے گا جیسے اس نے رات ہی کو اسے پڑھا۔"

⑤ رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھنے پر پوری رات قیام کا ثواب:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)) [13]

"جو شخص سورہ البقرہ کی آخری دو آیات (رات کو) پڑھ لے تو وہ اس کے لئے کافی ہیں۔"

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((مَعْنَاهُ كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ ، وَقِيلَ :مِنْ الشَّيْطَان, وَقِيلَ : مِنْ الآفَات ,وَيَحْتَمِل مِنْ الْجَمِيع)) [14]

---

[12] **[صحيح]**صحيح المسلم،رقم الحديث: 747, كتاب صلاة المسافرين وقصرها ,باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض

[13] **[صحيح]**صحيح البخاري كتاب فضائل القرآن « باب فضل سورة البقرة:(5009)

[14] شرح النووى على مسلم : 91،92/6

"کہا گیا ہے کہ **"کافی ہے"** کا مطلب قیام اللیل سے یہ دو آیات کفایت کر جائیں گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیطان سے کافی ہو جائیں گی۔ یہ بھی کہا گیا کہ آفات سے کافی ہو جائیں گی، یہ بھی احتمال ہے کہ سب چیزوں سے کافی ہو جائیں گی۔ "

یہ دو آیات پڑھنا نہائت آسان ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اتنی بڑی فضیلت حاصل کرنے کیلئے ان دو آیات کو حفظ کرے اور سونے سے پہلے انکو پڑھنا اپنا معمول بنالے۔ وہ دو آیات یہ ہیں:

[آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ]

(البقرہ: 285،286)

⑥ اچھا اخلاق اپنانے پر تہجد اور روزوں کا ثواب

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ صَائِمِ النَّهَارِ)) [15]

[15] **[صحيح]** سنن ابوداؤد: رقم الحديث: 4798، كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، صحيح الجامع الصغير للالبانی رقم الحديث: 2500

"یقینا مومن اپنے اعلیٰ اخلاق (عمدہ عادات) سے روزہ دار اور تہجد گذار کا درجہ (اجر) حاصل کرلیتاہے۔"

7 بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرنے پر تہجد، جہاد اور روزوں کا ثواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ ؛ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ)) [16]

"بیوہ عورت اور مسکینوں کیلیئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح (ثواب کا حقدار) ہے اور میرا (عبد اللہ بن مسلمہ) کا خیال ہے کہا انہوں (مالکؒ) نے کہا: وہ (اللہ کے سامنے) اس قیام کرنے والے کی طرح ہے کہ جو نہ وقفہ کرتا ہے نہ تھکتا ہے اور اس روزے دار کی طرح ہے کہ جو روزہ نہیں چھوڑتا۔"

فائدہ: ہم بھی کسی بیوہ کی خدمت کر کے اس اجر و ثواب کے مستحق بن سکتے ہیں، بیوہ کی ضروریات کو پورا کرنا کوئی مشکل کام نہیں، ہم ذرہ نظر دوڑائیں تو ہمیں اپنے رشتہ داروں میں بعض ایسی خواتین ملیں گی، مثال کے طور پر کی چچی ، پھوپھی وغیرہ جو کہ بیوہ ہوں ، اُن کی خدمت کر کے اور ان کی حاجات و ضروریات کو پورا کر کے ہم جہاد ا،روزہ اور رات کے قیام کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کیساتھ ساتھ ہم صلہ رحمی کے اجر کے بھی مستحق ٹھہریں گے (ان شا اللہ) جو کہ اس دور میں مفقود نظر آتی ہے۔ اسی سیدنا جبیر بن

[16] [صحیح]صحيح مسلم :رقم الحديث2982، كِتَاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ ، بَاب الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ

مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)) [17]

"رشتہ داریاں توڑنے والا جنّت میں داخل نہیں ہو گا۔"

بخاری کی روایت میں ہے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنِ الوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا)) [18]

"کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا (یعنی رشتہ داری جوڑنے والا) شخص وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی والا معاملہ ختم کر دیا جائے تو وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے۔"

اسی طرح انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من أحب أن يَبسُطَ اللهُ عليه في رِزْقِهِ ، أو يَنْسَأَ في أثرِه ، - أي في أجله - فَلْيَصِلْ رحمه)) [19]

"جِسے یہ پسند ہو کہ اُس کے رِزق میں کُشادگی (وسعت، آسانی اور برکت) کی جائے اور اُس کی موت کو دُور کِیا جائے (یعنی اُس کی عُمر لمبی کر دی جائے) تو صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ داری جوڑے)۔"

---

[17] [صحیح]صحیح مُسلم ،رقم الحدیث6688، کتاب البِر و الصلة و الادب، باب صلة الرحم وترحيم قطيعتها

[18] [صحیح]صحیح بخاری ،رقم الحدیث 5991،کتاب الادب، باب ليس الواصل بالمكافى

[19] [صحیح]صحیح بخاری ،رقم الحدیث :5986،کتاب الادب، باب من بسط له فی الرزق لصلة الرحم

⑧ جمعہ کے ذریعہ ہر قدم پر سال بھر کے روزوں اور قیام الیل کا ثواب

سیدنا اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ ،وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ ، وَدَنَا مِنْ الإِمَامِ ،فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ : أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)) [20]

"جس نے جمعہ کے دن سر دھویا اور غسل کیا، اور (مسجد میں) جلدی آیا، پیدل چل کے آیا، سواری پہ نہ آیا، امام سے قریب ہو کر بیٹھا، اور غور سے (خطبہ) سنا اور لغو بات سے بچا، اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور قیام کا ثواب ہے"

فائدہ: ذرا غور کریں ان اعمال کی پابندی کر کے ایک ایک قدم کے بدلے کتنا ثواب ملے گا؟ ایک رات کے قیام اور روزوں کا نہیں، ایک ہفتے یا ایک ماہ کے قیام اور روزوں کا ثواب نہیں بلکہ ایک سال کے قیام وصیام کا ثواب ملے گا، غور کیجیے کتنا اجر وثواب ہے۔؟

اس روایت میں جو "غَسَّلَ" کا لفظ ہے ، اسے دو طرح پڑھا گیا ہے ۔ ایک تخفیف کے ساتھ ، دوسری تشدید کے ساتھ۔ محققین کے نزدیک تخفیف کے ساتھ پڑھنا راجح ہے ۔ اس صورت میں" غسل واغتسل" کا معنی ہو گا"جو جمعہ کے دن اپنا سر دھوئے اور غسل کرے "۔اس معنی کی تائید ابو داؤد کی ایک حدیث سے ہوتی ہے جس کے الفاظ ہیں:

---

[20] [صحيح]ابو داؤد كتاب الطهارة ، باب فى الغسل للجمعة: رقم 345، سنن ترمذى، رقم: 496، كتاب الصلاة: باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة، وصححه البانى فى صحيح الترمذى رقم الحديث: 410

من غسل راسه يوم الجمعة و اغتسل[21]

ترجمہ: "جو جمعہ کے دن اپنا سر دھوئے اور غسل کرے۔"

امام بیہقیؒ نے سر کو الگ سے دھونے کی وجہ کے متعلق لکھا ہے چونکہ (اس دور کے) لوگ اپنے سر میں تیل اور خطمی (ایک قسم کا پودا) کا استعمال کرتے تھے اس لئے پہلے سر دھوتے پھر غسل کرتے تھے۔

اور "مسجد میں جلدی جانے" کا مطلب یہ ہے کہ اول وقت میں جائے کہ کم از کم پہلے خطبے (کے شروع) کو پالے۔ امام عراقی رحمہ اللہ نے یہی مفہوم راجح قرار دیا ہے۔

اس حدیث پر عمل کرنے والا دو اور اجر و ثواب کے خزانے بھی سمیٹتا ہے۔

اول: مکمل حج کا ثواب: جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو خیر (نیکی) کی بات سیکھنے یا سکھانے کے لئے مسجد گیا اسکو مکمل حج کا ثواب ملے گا۔"[22]

دوم: اونٹ یا گائے کی قربانی کا ثواب: جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت (کی طرح اہتمام سے) غسل کیا اور پھر جمعہ کے لیے گیا تو گویا اس نے اونٹ قربان کیا، اور جو دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے گائے قربان کی، اور جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں گیا گویا اس نے مرغی قربان کی، اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے انڈا

---

[21] [صحيح] ابو داود، كتاب الطهارة، باب فى الغسل للجمعة: رقم 346، صحيح ابو داؤد للالبانى: 384

[22] [صحيح] المعجم الكبير لطبرانى ، رقم الحديث: 7473، صحيح الترغيب و الترهيب للالبانى رقم الحديث: 86

قربان کیا، اور جب امام آئے تو فرشتے ذکر سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔"[23]

9 قیام اللیل کی نیت کر کے سونے پر قیام کا ثواب

سیدنا ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي ،فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى ،وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ))[24]

"جو اپنے بستر پر آیا اور نیت کی کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے گا پھر اس پر نیند کا غلبہ ہوا حتی کہ فجر ہو گئی، اُس کے لیے وہی لکھا جائے گا جس کی اُس نے نیت کی ہو گی، اور نیند اُس کے لیے اللہ عزو جل کی طرف سے صدقہ ہو گی۔"

---

(23)**[صحیح]**صحيح بخاری كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة رقم الحديث : 881

(24)**[صحیح]**سنن النسائى ، كِتَاب قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ ، بَاب مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ ، رقم الحديث: 1788 ، صحيح الترغيب و الترهيب للالبانى رقم الحديث: 21

⑩ رباط میں حصہ لینا ایک ماہ کے قیام اور روزوں سے زیادہ ثواب

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ))[25]

"ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا ایک ماہ کے روزے رکھنے اور قیام کرنے (یعنی تہجد پڑھنے) سے بہتر ہے۔ اور (اگر وہ پہرہ دینے والا) اس عمل کے دوران فوت ہو گیا اسکا وہ عمل جو وہ کر رہا تھا، (آئندہ بھی قیامت تک) جاری رہے گا اور اس کے لئے اسکا رزق جاری کیا جائے گا اور وہ قبر میں فتنوں (یعنی آزمائشوں) سے محفوظ رہے گا۔"

فائدہ: رباط مسلمان علاقوں کی سرحدوں پر پہرہ دینے والے جہاد کو کہتے ہیں۔ اس عمل کے دیگر کئی فضائل بھی احادیث میں آئے ہیں جیسا کہ "رباط" کرنے والے پر جہنم کی آگ کا حرام ہونا۔ اور ایک حدیث میں یوں بھی آیا ہے کہ جو لوگ "رباط" کی خاطر اپنے ڈیرے سرحدوں پر لگا لیتے ہیں، ان لوگوں کو

[25] **[صحیح]** صحيح مسلم ، كتاب الإمارة ، باب فضل الرباط في سبيل الله عز وجل ، رقم الحديث: 1913

قیامت کے دن فرشتوں کے سلام کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (26)

---

(26) مفصل روایت اسطرح ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:((هل تَدرونَ أوَّلَ من يدخلُ الجنَّةَ مِن خلقِ اللَّهِ ؟ قالوا : اللَّهُ ورسولُهُ أعلمُ قالَ : أوَّلُ من يدخلُ الجنَّةَ من خلقِ اللَّهِ الفقراءُ والمُهاجرونَ ، الَّذينَ تسدُّ بِهِمُ الثُّغورُ ، ويتَّقى بِهِمُ المكارِهُ ، ويموتُ أحدُهُم وحاجتُهُ في صدرِهِ ، لا يَستطيعُ لَها قضاءً فيقولُ اللَّهُ عزَّ وجلَّ لمن يشاءُ من ملائِكَتِهِ : ائتوهم فحيُّوهم ، فتقولُ الملائِكَةُ : نحنُ سُكَّانُ سمائِكَ ، وخيرتُكَ من خلقِكَ ، أفتأمرُنا أن نأتيَ هؤلاءِ فنسلِّمَ عليهِم ؟ قالَ : إنَّهم كانوا عبادًا يعبُدوني ، لا يُشرِكونَ بي شيئًا ، وتسدُّ بِهِمُ الثُّغورُ ، ويتَّقى بِهِمُ المكارِهُ ويموتُ أحدُهُم ، وحاجتُهُ في صدرِهِ ، لا يستطيعُ لَها قضاءً قالَ : فتأتيهِمُ الملائِكَةُ عندَ ذلِكَ ، فيدخُلونَ عليهِم من كلِّ بابٍ : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ))"کیا تم جانتے ہو اللہ کی مخلوق میں سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہو گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی مخلوق میں سے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گا وہ فقرا اور مہاجرین کا گروہ ہو گا جو سرحدوں پر پہرہ دیتے ہونگے، جن کے ذریعے ناپسندیدہ امور (دشمن کی طرف سے آنے والی مصیبت) سے بچا جاتا ہو گا، ان میں سے کوئی ایک فوت ہو گا اور اسکی حاجات اس کے سینے میں ہو نگی، وہ انکو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہو گا۔ اللہ تعالی اپنے فرشتوں میں سے جسے چاہیں گے حکم دیں گے کہ ان کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کہو۔ فرشتے کہیں گے: اے رب! ہم آسمانوں کے رہنے والے آپکی مخلوق میں منتخب لوگ، آپ ہمیں اِنکو سلام کرنے کا حکم دے رہے ہیں؟ اللہ تعالی فرمائیں گے، یہ ایسے لوگ ہیں جو صرف میری ہی عبادت کرتے تھے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے، یہ سرحدوں پر پہرہ دیتے تھے، ان کے ذریعے ناپسندیدہ امور (دشمن کی طرف سے آنے والی مصیبت) سے بچا جاتا تھا۔ یہ اپنی خواہشات سینوں میں ہی لئے مر جاتے تھے، انہیں پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے سے یہ آوازیں لگائیں گے "تم پر سلام ہو، تم نے صبر کیا، آخرت کا گھر کتنا ہی اچھا ہے"۔ (مسند احمد: 2/168، رقم الحدیث 6570)

⑪ کھانے کے بعد شکر ادا کرنے پر روزوں کا ثواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ)) [27]

" کھانا کھا کر شکر کرنے والے کا اجر صبر کیساتھ روزہ رکھنے والی کی طرح ہے۔"

فائدہ:

کھانا کھانے کے بعد ہم یہ مسنون دعا پڑھ کر اللہ کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔

((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلا قُوَّةٍ))

" ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی بھی کوشش اور طاقت کے بغیر یہ کھانا عطا کیا۔" [28]

⑫ روزہ افطار کرانے پر روزے کا ثواب

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)) [29]

" جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے اس (روزے دار) کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔"

---

[27] [صحیح]سنن ابن ماجه، كتاب ما جا فى الصيام، بَابُ فِيمَنْ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ، رقم الحديث: 1864، السلسلة الصحيحة للألباني ،رقم الحديث: 655

[28] [حسن]سنن ترمذى، كتاب الدعوات، بَابُ مايقول اذا فرغ من الطعام ،رقم الحديث: 3458 ، سنن ابو داؤد: 4023

[29] [صحيح]سنن ترمذى كتاب الصوم ، باب ما جا فى فضل من فطر صائما: رقم 808، سنن ابن ماجه ، كِتَاب الصِّيَامِ ، بَاب فِي ثَوَابِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، رقم الحديث: 1746، وصححه البانى فى سنن ابن ماجه

⑬ جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعہ قیام وصیام کا اجر

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ،وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ, وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ, أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ)) [30]

"اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال۔۔۔ اور یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کون کرتا ہے؟۔۔۔ اس روزہ دار کی طرح ہے جو رات بھر کے قیام میں مصروف رہتا ہے ۔ اور اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کے لئے اللہ تعالی نے ضمانت دی ہے کہ اسے موت دیتے ہی جنت میں داخل کر دے گا یا اجر و غنیمت سمیت وہ اسے سلامتی سے زندہ واپس لوٹائے گا۔"

---

[30] **[صحیح]** صحیح بخاری ، کتاب الجہاد والسیر، باب افضل الناس مومن مجاہد۔۔۔: 2787

حج یا عمرہ کے برابر ثواب والے اعمال

اللہ کے بہت سے بندے ایسے ہیں جنہیں بیت اللہ کا سفر کرنے کی توفیق مل جاتی ہے ، تاہم بعض ایسے بھی بندے جورات ودن زیارت حرمین کی تمنا کرتے ہیں، مگر غربت وافلاس یا کسی بناپر انہیں حج بیت اللہ اور زیارت مسجد نبوی نصیب نہیں ہوتی۔ ایسے بندوں کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونی چاہئے۔

نبی ﷺ کے فرامین کی روشنی میں نیچے بعض ایسے اعمال ذکر کئے گئے ہیں جن کی انجام دہی سے ہی حج وعمرہ کے برابر ثواب ملتاہے:

(1) نماز اشراق کے ذریعہ حج وعمرہ کا ثواب

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ، تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ)) [31]

"جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی ، پھر اللہ کے ذکر میں مشغول رہا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پھر دو رکعت نماز ادا کی، تو اس کے لئے مکمل حج اور عمرے کے برابر ثواب ہے، مکمل حج اور عمرے کے برابر ثواب ہے، مکمل حج اور عمرے کے برابر ثواب ہے (یہ الفاظ آپ ﷺ تین بار دھرائے)۔"

---

[31] [صحيح]سنن الترمذي ، أبواب السفر ، باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، رقم الحديث: 586، السلسلة الصحيحة للالبانى ، رقم الحديث : 3403

② باجماعت نماز کیلیے چل کر مسجد جانے پر حج وعمرہ کا ثواب

سیدنا ابو امامہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: :

((مَنْ مَشَى إِلَى صَلاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَهِيَ كَحَجَّةٍ، وَمَنْ مَشَى إِلَى صَلاةِ تَطَوُّعٍ فَهِيَ كَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ)) [32]

"جو آدمی باجماعت فرض نماز کیلیے (مسجد کی طرف) نکلتا ہے تو اس کا ثواب حج کی طرح ہے اور جو نفلی نماز کے لئے نکلتا ہے تو اسے مکمل عمرہ کا اجر وثواب ملتا ہے۔"

③ مسجد قبا میں نماز پڑھنے پر عمرہ کا ثواب

سیدنا سہل بن حنیف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

((من تطهَّر في بيتِه ثمَّ أتَى مسجدَ قُباءَ فصلَّى فيه صلاةً كان له كأجرِ عُمرةٍ)) [33]

"جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے، پھر مسجد قبا میں آکر نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

④ مساجد میں درس، علمی مجالس یا خطبہ جمعہ کے ذریعہ حج کا ثواب

سیدنا ابو امامہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے بیان کرتے ہیں:

---

[32] [صحیح] **المعجم الكبير للطبرانی** رقم الحديث: 7578 ،مسند احمد رقم الحديث 21716 ، سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ ، بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ، رقم الحديث 470، صحيح الجامع الصغير للالبانی ، رقم الحديث: 6550

[33] [صحیح]سنن ابن ماجهْ كتاب امامة الصلوات والسنه فيها، باب ما جا فی الصلوة فی مسجد قبا: رقم الحديث: 1412، صحيح الجامع الصغير للالبانی ،رقم الحديث: 6154

((من غدا إلى المسجد لا يريد إلا أن يتعلم خيراً أو يُعَلِّمه، كان كأجر حاج تاماً حجته)) (34)

"جو مسجد کی طرف خیر (نیکی) کی بات سیکھنے یا سکھانے کے لئے نکلتا ہے تو اسے مکمل حج کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

5 نماز کے بعد ذکر واذکار کے ذریعہ حج وعمرہ، اور جہاد وصدقہ کا ثواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں ہے:

((جَاءَ الفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ العُلاَ، وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بأمر إِنْ أَخَذْتُمْ به أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ)) (35)

"کچھ فقیر لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مال والے تو بلند مقام اور دائمی عیش لے گئے، کیونکہ وہ ہماری ہی طرح نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور ان کے لئے مال کی وجہ سے فضیلت ہے، مال سے حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا

---

(34) [صحيح]المعجم الكبير للطبراني ، بَابُ الصَّادِ ، مَنِ اسْمُهُ الصَّعْبُ، رقم الحديث: 7473، صحيح الترغيب و الترهيب للالبانى ،رقم الحديث: 86

(35) [صحيح]صحيح البخاري ، كتاب الاذان ، باب الذكر بعد الصلاة، رقم الحديث: 843

میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم پہلے والوں کے درجہ پاسکو اور کوئی تمہیں تمہارے بعد نہ پاسکے اور تم اپنے بیچ سب سے اچھے بن جاؤ گے سوائے اس شخص کے جو ایسا عمل کرے (وہ تمہارے برابر ہو سکے گا)۔ وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد تم تینتیس بار (33) سبحان اللہ ، تینتیس بار (33) الحمد للہ اور تینتیس بار (33) اللہ اکبر کہو۔"

6 رمضان میں عمرہ کرنے پر حج کا ثواب

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں:

((لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَال لأُمِّ سِنَانٍ الأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الحَجِّ قَالتْ أَبُو فُلانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لنَا قَال فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي)) [36]

"جب نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حج سے واپس لوٹے تو ام سنان انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عورت سے کہا کہ تمہارے حج نہ کرنے کی کیا وجہ بنی ؟ اس نے کہا کہ فلان شخص (یعنی اسکے خاوند نے)، اس کے پاس پانی بھرنے کیلئے دو اونٹ تھے، ایک پر وہ خود حج کرنے چلے گئے اور دوسری کھیتی سیر اب کرنے کیلئے تھا۔ تب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (عمرہ کرلو) رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے، یا (فرمایا) میرے (یعنی نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔"

---

[36] [صحيح] صحيح البخاري ، كتاب جزا الصيد ، باب حج النساء ،رقم الحديث: 1863 ، صحيح مسلم :رقم الحديث : 1256

⑦ حج وعمرہ کے اجر کے متعلق چند غیر ثابت احادیث کی وضاحت

اکثر لوگ ان الفاظ کو حدیث کے طور پر بیان کرتے ہیں:

((صلاة العشاء فِي جماعة تعدل حجة ، وصلاة الفجر فِي جماعة تعدل عمرة))

" جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے میں حج کا ثواب اور فجر کی نماز پڑھنے میں عمرے کا ثواب رکھا ہے۔"

یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ ایک تابعی عقبہ بن عبد الغفارؒ کا قول ہے۔ ابو نعیم الاصبھانی رحمہ اللہ نے حلیة الأولياء (2/261) میں اس قول کو ذکر کیا ہے۔ لحاظہ اس قول کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی جانب درست نہیں۔

اسی طرح ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے کہ عید الفطر و عید الاضحی کی نماز یا مغرب کے بعد چار رکعت نماز پڑھنے سے بھی حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ لیکن یہ روایات بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔ عوام میں ایک اور بات بہت معروف ہے کہ والدین کی طرف مسکرا کر دیکھنے سے مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔ اس ضمن میں جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ بھی ضعیف ہے۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب "سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ للالبانی"۔

اللہ تعالی ہم سب کو حج و عمرہ کرنے کی توفیق بخشے یا کم از کم ان کے برابر ثواب پانے سے محروم نہ کرے۔ آمین

جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ثواب والے اعمال

1 یتیموں اور مسکینوں کیلئے دوڑ دھوپ کرنے پر جہاد کا ثواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

((السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ ؛ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ)) [37]

"بیوہ عورت اور مسکینوں کیلئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح (ثواب کا حقدار) ہے اور میرا (عبد اللہ بن مسلمہ) کا خیال ہے کہ انہوں (مالکؒ) نے کہا: وہ (اللہ کے سامنے) اس قیام کرنے والے کی طرح ہے کہ جو نہ وقفہ کرتا ہے نہ تھکتا ہے اور اس روزے دار کی طرح ہے کہ جو روزہ نہیں چھوڑتا۔"

2 نماز وقت پر ادا کرنے پر جہاد سے زیادہ اجر و ثواب

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

((سَأَلْتُ رَسُولَ اللّه صَلَّى اللّه عَلَيْهِ وَسلَّمَ: أَي الْعَمَلِ أَحَبُّ إلى اللّه؟ قال: " الصَّلاةُ عَلَى وَقتِهَا". قُلْتُ: ثُمَّ أيٌّ ؟ قال: " بِرُّ الْوالِدَيْنِ ". قُلْتُ: ثُمَّ أيٌّ ؟ قال: " الجِهَادُ في سَبِيلِ اللّه")) [38]

---

[37] [صحيح]صحيح مسلم:رقم الحديث: 2982، كِتَاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ ، بَاب الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ

[38] [صحيح]صحيح بخاری ، كتاب مواقيت الصلوة، باب فضل الصلاة لوقتها، رقم الحديث: 527

" نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ :اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب عمل(زیادہ اجر و ثواب والا عمل) کونسا ہے؟"تو آپ ﷺ نے فرمایا:"نماز کو اسکے وقت پر ادا کرنا، انہوں نے پوچھا:" اسکے بعد؟"
تو آپ ﷺ نے جواب دیا:"والدین سے اچھا سلوک کرنا"، پوچھا گیا اسکے بعد کونسا؟تو آپ ﷺ نے جوب دیا:"جہاد فی سبیل اللہ۔"

فائدہ: کچھ احادیث میں ایمان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا عمل جہاد کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب جہاد فرض عین یعنی ہر شخص پر فرض ہو جائے۔ فرض عین ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ دشمن مسلمانوں کے کسی علاقے پہ حملہ آور ہو جائے تو اس علاقہ کے لوگوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔اور اگر وہاں کے لوگ اپنا دفاع نہ کر سکیں تو آس پاس کے لوگوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ امام ابن تیمیہؒ نے بھی اپنے فتاوی میں بھی اس چیز کو بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وأما قتال الدفع فهو اشد انواع دفع الصائل عن الحرمة والدين فواجب اجماعا،فالعدو الصائل الذى يفسد الدين وا لدنيا لاشيئ أوجب بعد الايمان من دفعه،فلا يشترط له شرط بل يدفع بحسب الامكان ،وقد نص على ذلک العلماء ،أصحابنا و غيرهم“[39]

”اور جہاں تک بات ہے ”دفاعی قتال“ کی تو حرمتوں اور دین پر حملہ آور دشمن کو پچھاڑنے کے لئے یہ قتال کی اہم ترین قسم ہے اور اسی لئے اس کے فرض ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ ایمان لانے کے بعد سب سے ”اہم ترین فریضہ“ دین و دنیا کو برباد کرنے والے حملہ آور دشمن کو پچھاڑنا ہے۔اس کی فرضیت کے لئے کوئی شرائط نہیں (مثلاً زادِراہ اور سواری موجود ہونے کی شرط

[39] (الفتاوى الكبرى لابن تيمية: 583/5)

بھی ساقط ہو جاتی ہے) بلکہ جس طرح بھی ہو دشمن کو پچھاڑا جائے گا۔ یہ بات علماء نے صراحتاً کہی ہے، خواہ ہمارے فقہی مذہب کے علماء ہوں، یا دیگر "

③ عشرہ ذی الحجہ میں نیک اعمال پر جہاد سے زیادہ اجر

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أيَّامٍ العَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أحَبُّ إلى الله مِنْ هَذهِ الأيَّامِ العَشْرِ) ، فقالُوا يا رسولُ الله: ولا الجِهَادُ في سَبِيلِ الله؟ فقالَ رسولُ الله : (ولا الجِهَادُ في سَبِيلِ الله، إلاّ رَجُلٌ خَرجَ بِنَفْسِهِ ومَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ من ذَلِكَ بِشَيْءٍ)) [40]

"کوئی دن ایسا نہیں جن میں کیا ہوا عمل اللہ کو ان دنوں (میں کئے ہوئے کسی عمل) سے زیادہ محبوب ہو "یعنی ذوالحج کے پہلے دس دنوں میں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! اللہ تعالی کے راستے میں جہاد بھی نہیں ؟ "، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں لیکن جو شخص اپنا مال اور جان لے کر (جہاد میں) نکلا اور کچھ بھی واپس نہ لایا (یعنی اللہ کے راستے وہ شہید ہو جائے تو اسکا اجر اس سے بھی زیادہ ہے)۔"

---

[40] **[صحیح]** صحيح البخاري : رقم الحديث 969، صحيح الترغيب والترهيب للالبانی رقم الحديث:1248

4 صدقہ کا مال اکٹھا کرنے پر جہاد کا اجر

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((الْعَامِلُ فِي الصَّدَقَةِ لِوَجْهِ اللَّهِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ))[41]

"سچے دل سے اللہ کی رضا کیلئے صدقات کا مال اکٹھا کرنے والے شخص کا اجر مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے، حتی کہ وہ اپنے اہل (یعنی گھر) کو لوٹ آئے۔"

5 والدین اور اولاد کیلئے دوڑ دھوپ کرنے پر جہاد کا اجر

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَرَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلَدِهِ ونَشَاطِهِ مَا أَعْجَبَهُمْ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ كَانَ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَإِنْ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَإِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يَعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وتَفَاخُرًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ))[42]

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا تو صحابہ کرام نے اس کا جثہ اور پھرتی دیکھی (جو انہیں اچھی لگی) تو وہ کہنے لگے: "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر یہ شخص اللہ تعالی کے راستے (جہاد) میں ہوتا ؟" نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ:

---

(41)[صحيح]سنن ابن ماجه ، كِتَاب الزَّكَاةِ « بَاب مَا جَاءَ فِي عُمَّالِ الصَّدَقَةِ، رقم الحديث 1809, صحيح الترغيب الترهيب رقم الحديث:1809

(42)[صحيح]المعجم الأوسط للطبراني ، بَابُ الْمِيمِ ، مَنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ، رقم الحديث 6853، صحيح الترغيب والترهيب للالبانى رقم الحديث:1692

"اگر یہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے (رزق کے) لئے کوشش کررہاہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہے، اوراگر یہ اپنے بوڑھے والدین کے لئے کوشش کررہا ہے تو اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر یہ اپنے آپ کے لئے کوشش کررہا ہے تاکہ عفت و پاکدامنی اختیار کرسکے تو یہ اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر یہ ساری کوشش ریاء کاری اور فخر کیلئے ہے تو پھر یہ شیطان کے راستے میں ہے۔"

6 حج اور عمرہ کے ذریعہ سے جہاد کا اجر

ایک دن ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا:

((إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَقَالَ " : أَلا أَدُلُّكَ عَلَى جِهَادٍ لا شَوْكَةَ فِيهِ ؟ " قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : " حَجُّ الْبَيْتِ "))[43]

"میں اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تجھے ایسا جہاد نہ بتاؤں جس میں کوئی تکلیف نہیں؟" میں نے کہا کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ حج بیت اللہ ہے۔"

7 نفسانی خواہشات پر قابو پاکر جہاد کا اجر

سیدنا ابوزر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أفضل الجهاد أن يجاهد الرجل نفسه وهواه"))[44]

" افضل جہاد یہ ہے انسان اپنی نفسانی خواہشات کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دے۔"

---

[43][صحيح]المعجم الكبير للطبراني ،314/24، بَابُ الشِّينِ. ، شِفَاءُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ خَلَفٍ، رقم الحديث: ، 20285، صحيح الجامع الصغير للالبانی، رقم الحديث: 2611

[44][صحيح]رواه ابن النجار وصححه الألباني . صحيح الجامع الصغير للالبانی : رقم الحديث 1099

فائدہ: شیطانی ہتھکنڈوں سے اپنے نفس کو بچا کر رکھا بہت مشکل کام ہے اور یہ کام کرنے والا یقینا اللہ کا ولی ہے، اس کی بہت فضیلت ہے۔ لیکن جو لوگ اس حدیث کو پیش کر کے کفار کے خلاف قتال فی سبیل اللہ سے جان چھڑانے کے بہانے نکالتے ہیں وہ سراسر غلط ہے۔

بعض لوگ، جن میں صوفیا پیش پیش ہیں، کا اس حدیث سے یہ استدلال بالکل باطل ہے کہ نفسانی خواہشات سے لڑنا ہی بس "اصلی جہاد" ہے۔ صوفیا نے تو اس حدیث سے یہ تک ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قتال فی سبیل اللہ سے زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کیلیئے محض نفسانی خواہشات کو مارنا کافی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی پر اکتفا کرتے اور میدان جنگ میں کبھی نہ نکلتے۔ مگر یہ صحابہ کرام کا شوق شہادت اور اللہ کے راستے میں قتال کا یہ جذبہ تھا کہ ہر وقت کفار سے نبرد آزما ہونے کی خواہش رکھتے۔ اور دوسری بات قتال فی سبیل کیلیئے نکلنے والا مجاہد اس حدیث پر سب سے زیادہ عمل کرنے والا ہوتا ہے کیونکہ وہ تمام دنیاوی آسائشیں، آرام اور نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ کے راستے میں نکلتا ہے۔ لہذا اس حدیث کو بیان کر کے کفار کے خلاف قتال فی سبیل اللہ کی قدر و عظمت کو کم کرنا یا اسے نیچا دکھانا، جان چھڑانے کے بہانے بنانا ہرگز درست عمل نہیں، کیونکہ سورہ نساء اللہ کا یہ فرمان ہے:

[لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا]

" ایمان والوں میں سے بیٹھ رہنے والے، جو کسی تکلیف والے نہیں اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کیساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں۔ اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کیساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں

پر درجے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والون کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔

8 فتنہ کے زمانے میں سنت سے تمسک پر شہادت کا اجر

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّمِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيهِ أَجْرُ خَمْسِينَ شَهِيدًا " ، فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ ؟ قَالَ: "مِنْكُمْ")) (45)

"بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا، اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! یہ (پچاس شہدا) ان میں سے یا ہم میں سے ؟، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم میں سے۔۔!"

9 ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے پر جہاد کا اجر

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((أَحُبُّ الْجِهَادِ إِلَى اللّٰهِ كَلِمَةُ حَقِّ تُقَالُ لِإِمَامٍ جَائِرٍ۔)) (46)

"اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے۔"

---

(45) [صحيح]المعجم الكبير للطبراني 182/10 ، بَابُ التَّاءِ رقم الحديث: 10396، صحيح الجامع الصغير للالبانى، رقم الحديث :2232

(46) [صحيح] سنن ابن ماجه: رقم 4011، سنن ابو داؤد: رقم 4344،صحيح الجامع الصغير للالبانى، رقم الحديث: 168

فائدہ:

اس حدیث سے کئی لوگوں کو یہ مغالطہ لگا ہے کہ ظالم و فاسق مسلم حکمران کیخلاف خروج و قتال جائز ہے۔ حالانکہ حدیث میں کلمہ حق کہنے کا ذکر ہے نہ کہ تلوار اٹھانے کا۔ اور پھر اس کلمہ حق کی پاداش میں اگر حکمران ظلم کرے تو اس ظلم پر صبر کرنے کی نصیحت بھی احادیث میں مذکور ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کی سیرت بھی اس کی عملی نظیر ہے۔ تین عباسی خلفا نے سولہ سال کوڑے برسائے لیکن امام احمد بن حنبلؒ نے نہ ان کے خلافؒ خروج کیا اور نہ خروج کا فتوی دیا۔

سیدنا حذیفۃ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو نہ تو میری سنت پر چلیں گے اور نہ میرے طریقے کی پیروی کریں گے ان میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے جسم انسانوں کے ہوں گے اور دل شیطان کے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں ایسے لوگوں کو پالوں تو کیا کروں؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: حاکم وقت کی سنو اور اس کی اطاعت کرو، اگرچہ تمہاری پیٹھ پر مارے اور تمہارا سارا مال لے لے۔ سنو اور اطاعت کرو۔"[47]

اور اس کا عملی نمونہ سلف صالحین نے بن کر دکھایا جیسا کہ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کی ہی مثال کافی ہے، جنھوں نے کلمہ حق کی پاداش میں حکمرانوں کا ظلم برداشت کیا، جیلیں کاٹیں، لیکن پھر بھی صبر کیا اور کبھی حکمران کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچا۔

---

[47] **[صحیح]** صحیح مسلم ، کتاب الامارۃ، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین، رقم الحدیث 1847

⑩ مسجد نبوی میں خیر کی بات سیکھنے یا سکھانے پر جہاد کا اجر

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ)) [48]

"جو شخص میری اس مسجد میں صرف خیر (نیکی) سیکھنے یا سکھانے کے لیے آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے، اور جو اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے آئے تو وہ اس شخص کے درجہ میں ہے جس کی نظر کسی اور کے مال پہ ہو"

⑪ نماز کے بعد اذکار کے ذریعہ حج و عمرہ، اور جہاد و صدقہ کا ثواب

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((جَاءَ الفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ العُلاَ، وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بأمر إِنْ أَخَذْتُمْ به أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ)) [49]

---

[48] [صحیح]سنن ابن ماجه ،كتاب السنة ، باب فضل العلما، رقم الحديث: 227 ، صحيح الترغيب والترهيب للشيخ البانى ، رقم 87

[49] [صحیح]صحيح البخاري ، كتاب الاذان ، باب الذكر بعد الصلاة، رقم الحديث: 843

"کچھ مسکین لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور بولے کہ مال والے تو بلند مقام اور جنت لے گئے۔ وہ ہماری ہی طرح نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اوران کے لئے مال کی وجہ سے فضیلت ہے، مال سے حج کرتے ہیں، اور عمرہ کرتے ہیں، اورجہاد کرتے ہیں، اورصدقہ دیتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم پہلے والوں کے درجہ پاسکو اور کوئی تمہیں تمہارے بعد نہ پاسکے اور تم اپنے بیچ سب سے اچھے بن جاؤ سوائے ان کے جو ایسا عمل کرے۔ وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد تم تینتیس بار(33) سبحان اللہ تینتیس بار(33) الحمدللہ اور تینتیس بار(33) اللہ اکبر کہو۔"

⑫ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار پر جہاد کا اجر

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَلا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ , قَالَ : إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ , وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ , وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ , فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ , فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ)) [50]

"کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرما دیتا ہے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:" اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:" ناپسند ہوتے ہوئے بھی اچھی طرح وضوء کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا، اور ایک نماز کے

---

(50)[صحيح]صحيح مسلم ، كِتَاب الطَّهَارَةِ ، بَاب فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، رقم الحديث 251 ، سنن نسائی : رقم 143

بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی رباط (سرحدی پہرہ داری والا جہاد) ہے یہی رباط ہے"

⑬ غازی کو سامان جہاد یا شہید کے گھر کی کفالت کرنے پر جہاد کا اجر

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)) [51]

"جس شخص نے اللہ کے راستے میں جنگ کرنے والے کو سامانِ جہاد مہیا کیا، تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی، اس نے بھی جہاد کیا (یعنی اس نے جہاد کا ثواب کمایا)۔"

---

(51) **[صحیح]** صحیح مسلم ، کتاب الامارة، بَابٌ : فضل اعانة الغازی، رقم الحدیث 1895

آخری بات

انسانی فطرت ایسی ہے کہ یہ ہمیشہ آسانی کو پسند کرتی ہے سو اسی کے پیش نظر رب کریم نے بھی اس دین کو بھی نہایت ہی آسان بنایا ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی یہی درس دیا ہے کہ دوسروں کے لئے آسانی پیدا کرو، اسی طرح دین خیر خواہی ہے کے تحت ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کو ان اچھے اچھے اعمال کے بارے میں بتائیں اور توجہ دلائیں جن کا اجر وثواب تہجد، روزوں، حج وعمرہ یا جہاد کے برابر ہے، محنت کچھ بھی نہیں لیکن رب کریم کے رحمت کی فراوانی دیکھیے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من دلَّ على خير، فله أجر فاعله))[52]

" نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والے کو بھی اُتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ نیکی کرنے والے پر۔"

بندہ مومن نے صرف ایک اچھے نیک کام کی ترغیب دلائی، کہ ہمیں ایسے کرنے سے اتنا اجر و ثواب ملے گا۔ یہی کام آپ بھی کر سکتے ہیں۔ یعنی ان احادیث میں بیان کردہ فضائل کو سامنے رکھیں، خود بھی عمل کریں اور کسی مومن کو ان پر عمل کرنے پہ ابھاریں یا یہ رسالہ کسی مسلمان تک پہنچائیں۔ اس ترغیب کے نتیجہ میں مسلمان بھائی کے عمل کا اجر آپکے نامہ اعمال میں بھی درج ہو گا۔ انشااللہ عزوجل!

---

[52] [صحيح]صحيح مسلم ، كِتَاب الْإِمَارَةِ ، بَاب فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، رقم الحديث:1893